نعت خوانی
اور
اس کے تقاضے

مؤلف

علامہ مولانا
شہزاد قادری ترابی
دامت
برکاتہم العالیہ

شعبۂ
نشر و
اشاعت

تحریک اتحادِ اہلسنّت پاکستان

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیۡکَ یَارَسُوۡ لَ اللّٰہِ ﷺ

نامِ کتاب : نعت خوانی اور اس کے تقاضے
سنِ اشاعت: ربیع الثانی ۱۴۳۸ھ بمطابق جنوری 2017ء
باراوّل: (ایک ہزار)
سلسلہ مفت اشاعت نمبر: 86
ناشر: تحریکِ اتحادِ اہلسنّت پاکستان (کراچی)
مرکزی دفتر: میز نائن فلور، داتا اپارٹمنٹ، پولیس چوکی کھارادر، کراچی

﴿عرضِ ناشر﴾

”نعت خوانی اور اُس کے تقاضے“ رسالہ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ یہ رسالہ تحریک اتحادِ اہلسنّت پاکستان کی جانب سے شائع کیا جارہا ہے۔ تحریک اتحادِ اہلسنّت پاکستان کی جانب سے چار لاکھ سے زائد کتب اور رسالہ المصطفیٰ اور لاکھوں کی تعداد میں پمفلٹ مفت تقسیم کیے گئے ہیں۔ آپ حضرات سے گزارش ہے کہ سلسلہ مفت اشاعت کو مزید ترقی دینے کے لئے آپ ہمارے ساتھ مالی تعاون فرمائیں۔ شکریہ

گزارش

اگر آپ کو اس رسالے میں کسی بھی قسم کی کوئی غلطی یا کوئی کمی بیشی نظر آئے تو اسے اپنے قلم سے درست کر کے ہمیں بھیجئے تا کہ ہم آئندہ اشاعت میں اس کمی کو پورا کر سکیں۔

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْم

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمؕ

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے محبت سرمایۂ اہلِ ایمان ہے اور محبت میں بے پناہ اظہار، محبوبِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی یاد میں تڑپنا اور مچلنا، ان کے حسن وسیرت کا بیان، ان کے معجزات وصفات کا بیان، ان کے بے مثل حلیہ کا بیان فطری امر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دنیا کے ہر ہر گوشے میں سرکارِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے چاہنے والوں کی کثرت ہے۔

کسی شاعر نے کیا خوب کہا

افریقہ میں جا کے دیکھا دیکھا ہندوستان
اسپین عرب امریکہ دیکھا دیکھا پاکستان
تیرے عاشق ہر جانب ہیں چین ہو یا جاپان
میرے آقا شان والے میں تیرے قربان

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی شان وعظمت بیان کرنے کو مختلف نام دیے گئے ہیں جن میں عموماً تعریف، مدح، ثناء، تحمید، توصیف، شکر اور نعت کے الفاظ استعمال کیے جاتے ہیں لیکن کثرت کے ساتھ جو اصطلاح تعریف وتوصیفِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں استعمال ہوئی ہے، وہ نعت ہے۔

نعت کیا ھے؟؟؟

تاج العروس میں علامہ زبیدی حنفی لکھتے ہیں

> ’’نعت کے مادہ ن، ع اور ت ہے۔ یہ لفظ جب باب ’’فتح یفتح‘‘ سے آئے تو اس کے معنی وصف کے ہوتے ہیں‘‘

لسان العرب میں ابن منظور نے نعت کا معنی کسی ذات کا اپنی جنس کی دیگر انواع سے افضل

ہونا لکھا۔

حلیہ اور اوصاف بیان کرنے کے معنوں میں جامع ترمذی میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت نقل کی جس میں لفظ ''نعت'' استعمال کیا گیا۔ خلاصۂ روایت یہ ہے کہ راوی کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے دجال کے ماں باپ کا حال وحلیہ ہم سے بیان کیا۔ حدیث شریف کے الفاظ یہ ہیں

نَعَتَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ أَبَوَیْہِ

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ہمارے لئے دجال کے ماں باپ کا حلیہ بیان فرمایا۔

وصف بیان کرنے کے لئے لفظ نعت کا استعمال سنن نسائی کی ایک حدیث میں ملاحظہ کیا جاسکتا ہے

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ الشَّھْرُ ھٰکَذَا وَھٰکَذَا وَھٰکَذَا وَصَفَّقَ مُحَمَّدُ بْنُ عُبَیْدٍ بِیَدَیْہِ یَنْعَتُھَا ثَلَاثًا .

(سنن نسائی، برقم 2137)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مہینہ اتنے اتنے دنوں کا ہوتا ہے، محمد بن عبید نامی راوی نے اپنے دونوں ہاتھوں سے تین بار اشارہ کرکے اس کا وصف بیان کیا۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے اوصاف وکمالات اور حال حلیہ کے لئے لفظ نعت غالباً سب سے پہلے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے استعمال فرمایا اور اسے امام ترمذی نے شمائل میں ان الفاظ کے ساتھ نقل کیا ہے

یَقُوْلُ نَاعِتُہٗ لَمْ أَرَ قَبْلَہٗ وَلَا بَعْدَہٗ مِثْلَہٗ

ترجمہ: اور ان کی نعت پڑھنے والا کہتا ہے میں نے ان کی مثل نہ تو ان سے پہلے

کسی کو دیکھا اور نہ ہی ان کے بعد کسی کو دیکھا۔

اسی طرح سنن دارمی نے ''كَيْفَ تَجِدُ نَعْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فِي التَّوْرَاةِ'' لکھ کر لفظ نعت کو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ذات کے ساتھ خاص قرار دیا۔

نعت خوانی آج کل کا رواج نہیں ہے بلکہ محفلِ نعت کا انعقاد چودہ سو سال قبل سے جاری ہے۔ آج سے چودہ سو سال قبل سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیرِ صدارت محفلِ نعت کا انعقاد ہوتا تھا جبکہ محفلِ نعت میں حاضرین صحابہ کرام علیہم الرضوان ہوتے تھے۔

حدیث شریف﴾ حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے مسجد میں منبر رکھواتے، وہ اس پر کھڑے ہوکر شانِ رسالت میں فخریہ اشعار پڑھتے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک روح القدس (جبریل امین) بھی حسان کے ساتھ ہیں، جب تک حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے لڑتے رہیں گے۔

(ابوداؤد، جلد سوم، کتاب الادب، حدیث 1580، صفحہ 570، مطبوعہ فرید بک لاہور)

حدیث شریف﴾ حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت حسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس سے گزرے اور حضرت حسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسجد میں اشعار پڑھ رہے تھے، حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت حسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف توجہ فرمائی۔ حضرت حسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں نے تو اس وقت بھی مسجد میں اشعار پڑھے ہیں جب تم میں بہترین ہستی (حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) موجود تھی، پھر حضرت حسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف دیکھا اور فرمایا کیا تم نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے نہیں سنا (جب میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وآلہ وسلم کی شان میں اشعار پڑھتا تھا) آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے یا اللہ میری طرف سے قبول فرما۔ اے اللہ تعالیٰ! روح القدس (جبریل امین) کے ذریعے حسان کی مدد فرما۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہاں۔

(نسائی، جلد اوّل، حدیث 719، صفحہ 219، مطبوعہ فرید بک اسٹال لاہور)

ہر مسلمان نعت گو ہے، نعت پسند ہے، نعت خواں ہے اور نعت گر ہے۔ کتاب وسنت کا تقاضا یہی ہے کہ دنیا کا ہر انسان حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی نعت گوئی کرے۔

محفلِ نعت کے آداب

❁ نعت خواں باوضو نعت پڑھیں۔

❁ محفلِ نعت میں باوضو شرکت کی جائے۔

❁ نعت خواں اس تصور کے ساتھ نعت پڑھیں جیسے وہ بارگاہِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہیں اور اللہ تعالیٰ کے محبوب اپنے رب کی عطا سے ہماری نعت کو سماعت فرما رہے ہیں۔

❁ محفلِ نعت کے شرکاء اپنی آنکھوں کو بند کیے دوزانوں ہو کر ادب کے ساتھ نعت شریف سنیں۔

❁ ایک نعت خواں جب نعت پڑھ رہا ہو اگرچہ وہ چھوٹے سے چھوٹا نعت خواں ہی کیوں نہ ہو تو اسٹیج پر موجود تمام افراد پر ضروری ہے کہ وہ ادب کو ملحوظ رکھتے ہوئے بات چیت کرنے سے گریز کریں، اگر کوئی بہت ضروری بات کرنی ہو تو نہایت ہی دھیمی آواز میں کریں۔

❁ محفلِ نعت کے دوران شرکاء پر بھی ضروری ہے کہ وہ ادب کو ملحوظ رکھتے ہوئے بات چیت اور آپس میں مذاق مسخری سے گریز کریں۔

❁ بعض اوقات محفلِ نعت کے شرکاء چیخ چیخ کر نعت خواں کے ساتھ مل کر نعت پڑھتے ہیں، یہ بھی محفلِ نعت کے آداب کے خلاف ہے۔ نعت خواں کے ساتھ مل کر دھیمی آواز میں

نعت پڑھیں۔

- محفلِ نعت میں جہاں جگہ ملے وہیں بیٹھ جائیں، آگے جانے کی خواہش میں لوگوں کو دھکے کر ان کا ذوق خراب کرنا بھی ادب کے خلاف ہے۔ اگر آگے بیٹھنے کی خواہش ہے تو پہلے آئیں۔
- اکثر دیکھا گیا ہے کہ نعت خواں کے اوپر نوٹ اُڑائے جاتے ہیں، یہ بھی محفل کے آداب کے خلاف ہے، جو کچھ بھی دینا ہے نعت خواں کو پیش کریں اُڑانے سے گریز کریں۔
- محفلِ نعت کا آغاز اپنے مقررہ وقت پر ہو اور مقررہ وقت پر اس کا اختتام ہو کیونکہ جب وقت زیادہ ہوتا ہے تو لوگوں میں سستی اور غفلت پیدا ہونا شروع ہو جاتی ہے جو کہ محفل کے آداب کے خلاف ہے۔

نعت خواں اور نذرانہ

اگر کسی کو محفل نعت کرنی ہو تو اس کے پاس دیگر اخراجات کے علاوہ فقط نعت خواں حضرات کو دینے کے لئے پچاس ہزار یا ایک لاکھ روپے ہونے چاہئیں۔ ہم محفل کروانے والی انتظامیہ سے پوچھتے ہیں کیا نعت خواں حضرات کو نذرانہ دینا ضروری ہے؟؟؟

وہ جواباً کہتے ہیں کہ ہم کیا کریں، ہر نعت خواں نے اپنا سیکریٹری رکھا ہوا ہے جو ٹائم دینے سے قبل نذرانہ پکا کروالیتا ہے اور بعض نعت خواں حضرات نے تو گروپ بنا رکھے ہیں۔ ان کا باقاعدہ پیکج ہے، پچاس ہزار سے ستر ہزار روپے کا پیکج ہے، اس طرح نعت خواں اپنی فیس وصول کرتے ہیں۔ آیئے ہم سنیوں کے امام شاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی علیہ الرحمہ کی بارگاہ میں یہ سوال پیش کرتے ہیں

> ”زید نے اپنے پانچ روپے فیس مولود شریف کی پڑھوائی (نعت پڑھنے) کے مقرر کر رکھے ہیں، بغیر پانچ روپیہ فیس کے کسی کے یہاں جاتا نہیں“

امام احمد رضا خان فاضل بریلوی علیہ الرحمہ نے جواباً ارشاد فرمایا

> زید نے جو اپنی مجلس خوانی خصوصا راگ سے پڑھنے کی اجرت مقرر کر رکھی ہے ناجائز و حرام ہے، اس کا لینا اسے ہرگز جائز نہیں، اس کا کھانا صراحتاً حرام کھانا ہے۔ اس پر واجب ہے کہ جن جن سے فیس لی ہے یاد کر کے سب کو واپس کر دے، وہ نہ رہے ہوں تو ان کے وارثوں کو پھیرے، پتا نہ چلے تو اتنا مال فقیروں پر صدقہ کرے اور آئندہ اس حرام خوری سے توبہ کرے تاکہ گناہ سے پاک ہو۔ اوّل تو سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر پاک خود عمدہ طاعات، عبادات سے ہے اور طاعت و عبادت پر فیس لینا حرام، ثانیاً سائل سے ظاہر کہ وہ اپنی شعر خوانی و زمزمہ سنجی (یعنی راگ اور ترنم سے پڑھنے) کی فیس لیتا ہے یہ بھی محض حرام۔ فتاویٰ عالمگیری میں ہے گانا اور اشعار پڑھنا ایسے اعمال ہیں کہ ان میں کسی پر اجرت لینا جائز نہیں۔

(فتاویٰ رضویہ، جلد 23، صفحہ 725-724، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

جو نعت خواں، نعت خوانی کی فیس وصول کرتے ہیں ان کے لئے لمحہ فکریہ ہے۔ وہ اپنے امام کے اس فتویٰ پر غور کریں۔ مال کی محبت آپ کو پیچھے نہیں ہٹنے دے گی مگر ہمت کریں اور علمائے اہلسنت کی مخالفت نہ کریں۔

﴿اگر نذرانہ طے نہ کیا اور جو ملا وہ خاموشی سے لے لیا تو کیا حکم ہے؟؟؟﴾

ہو سکتا ہے کہ کسی کے ذہن میں یہ بات آئے کہ فتویٰ تو ان کے لئے ہے جو پہلے سے طے کر لیتے ہیں، ہم تو طے نہیں کرتے جو کچھ ملتا ہے وہ تبرکاً لے لیتے ہیں، اس لئے ہمارے لئے یہ نذرانہ جائز ہے۔ آیئے ہم ایسے لوگوں کو بھی سنیوں کے امام شاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی علیہ الرحمہ کی بارگاہ میں لے چلتے ہیں اور امام سے اس کا جواب طلب کرتے ہیں

امامِ اہلسنّت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں

> تلاوتِ قرآنِ عظیم بغرض ایصالِ ثواب و ذکر شریف میلادِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم ضرور منجملہ عبادات و طاعت ہیں تو ان پر اجارہ (اُجرت) بھی ضرور حرام ومحذور (یعنی ناجائز) اور اجارہ (اُجرت) جس طرح صریح عقد زبان (یعنی واضح قول وقرار) سے ہوتا ہے، عرفاً شرط معروف ومعہود (یعنی رائج شدہ انداز) سے بھی ہو جاتا ہے مثلاً پڑھنے پڑھوانے والوں نے زبان سے کچھ نہ کہا مگر جانتے ہیں کہ دینا ہوگا (اور) وہ (پڑھنے والے بھی) سمجھ رہے ہیں کہ ”کچھ ملے گا“ انہوں نے اس طور پر پڑھا، انہوں نے اس نیت سے پڑھوایا، اجارہ ہوگیا اور اب دو درجہ سے حرام ہوا۔
>
> 1۔ ایک تو طاعت (یعنی عبادت) پر اجارہ یہ خود حرام۔
>
> 2۔ دوسرے اجرت اگر عرفاً معین نہیں تو اس کی جہالت سے یہ اجارہ فاسد، یہ دوسرا حرام۔

(فتاویٰ رضویہ، جلد 19، صفحہ 487، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

امامِ اہلسنّت علیہ الرحمہ کے اس فتویٰ سے ظاہر ہوگیا کہ صاف لفظوں میں طے نہ بھی ہو تب بھی جہاں پختہ یقین ہو کہ چل کر محفلِ نعت، قرآن خوانی، آیتِ کریمہ پڑھنے سے کچھ نہ کچھ رقم (لفافہ) یا فقط تحفتاً سوٹ پیس ہی ملے گا اور محفل کروانے والا بھی جانتا ہے کہ پڑھنے والے کو کچھ نہ کچھ دینا ہی ہے، بس ناجائز وحرام ہونے کے لئے اتنا کافی ہے کہ ”اجرت“ ہی ہے اور فریقین (یعنی دینے اور لینے والے) دونوں گنہگار۔

نعت خوانوں پر نوٹیں لٹانا

نعت خوانوں پر نوٹیں لٹانا محفلِ نعت کے آداب کے خلاف ہے۔ اس کے دو نقصانات ہیں۔

سب سے پہلے نوٹیں لٹانے والے کا نقصان یہ ہے کہ وہ اپنے ضمیر پر غور کرلے، بار بار اُٹھ کر نوٹیں لٹانے کی وجہ سے آپ کے دل میں یہ خواہش تو پیدا نہیں ہو رہی کہ لوگ میری واہ واہ کریں گے، میری سخاوتوں کے ڈنکے بجیں گے۔ اگر یہ خواہش پیدا ہوگئی تو اسے ریاکاری کہا جاتا ہے جو کہ سراسر تباہ کاری ہے۔ لہٰذا عافیت اسی میں ہے کہ نعت خواں کو خاموشی سے ایک ساتھ رقم دے دی جائے تاکہ نام ونمود، ریاکاری اور نمائشی کام سے بچ جائیں۔

دوسرا نقصان نعت خواں کا ہوتا ہے، جب نوٹوں کی بارش ہونے لگتی ہے تو نعت خواں جتنا بھی اپنے آپ کو روک لے مگر توجہ نوٹوں کی طرف جاتی ہی ہے، پھر اس کا یہ عالم ہو جاتا ہے کہ نوٹوں کی بارش ہونے کی وجہ سے اس کا جوش وخروش بھی بڑھ جاتا ہے۔ جس شعر پر نوٹوں کی بارش تیز ہونا شروع ہوتی ہے، نعت خواں اس شعر کی تکرار، اس کے ساتھ ساتھ اضافی اشعار، آواز بھی پہلے سے زوردار نکلنا شروع ہوتی ہے اور اس طرح اچھے خاصے نعت خواں کے اخلاص کا خون ہو جاتا ہے۔

گانوں کی طرز میں شور مچاتے ہوئے نعت پڑھنا

بعض نعت خواں گانے کی طرز پر نعت پڑھتے ہیں، ان کی نعتیں سنتے ہی ذہن میں فوراً گانا آتا ہے، پوری کی پوری نعتیں مشہور اور سپرہٹ انڈین اور پاکستانی گانوں کی طرز پر ہوتی ہیں۔ ہوسکتا ہے کہ نعت خواں ہم سے کہیں کہ فلمی گانوں کی تعداد اس قدر زیادہ ہے اور اس کی طرزیں اتنی ہوچکی ہیں کہ اب کوئی طرز گانوں سے ہٹ کر نہیں ہوسکتی۔ چلئے ٹھیک ہے مان لیتے ہیں کہ آپ کی بات صحیح ہے مگر نعت خواں اتنا تو کرسکتے ہیں کہ ان طرزوں سے تھوڑا ہٹ کر آہستہ طرز پر نعتیہ کلام پڑھیں تاکہ سننے والوں کو گانے کی طرز محسوس نہ ہو۔

زیادہ اسپیڈ سے بھی نعت نہ پڑھی جائے کیونکہ اس سے بھی نعت کا تقدس برقرار نہیں رہتا بلکہ نہایت شور شرابہ ہوتا ہے۔ اسپیڈ سے نعت پڑھنے کی عادت زیادہ تر چھوٹے نعت خوانوں

میں پائی جاتی ہے۔ بڑے نعت خوانوں میں قدرے کم پائی جاتی ہے کیونکہ وہ نمبروں کی دوڑ اور اپنے البم کو سپر ہٹ کروانے کے چکر میں نعت شریف کے آداب کو نظر انداز کر دیتے ہیں۔ یاد رکھیے! والیم یا البم کا ہٹ ہونا، اس کا عوام وخواص میں مقبول ہونا یہ کامیابی کی دلیل نہیں ہے بلکہ کامیابی تو یہ ہے کہ ہمارا نعت پڑھنا دربار رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں منظور وقبول ہو جائے۔

ذکر کے ساتھ نعت پڑھنے کا حکم

آج کل ایک مخصوص قسم کے ذکر کا رواج عام ہو رہا ہے۔ جس میں حلق سے ایک مخصوص آواز جو مشابہ دف ہے، صاف سنی جاتی ہے بلکہ بیان کرنے والوں نے بھی ہمیں بتایا اور دیکھا بھی گیا کہ مائیک کو دونوں ہونٹوں کے درمیان یا بالکل قریب کر کے اس طرح ذکر کرتے ہیں کہ مزامیر کے مثل آواز پیدا ہوتی ہے۔ دف ڈھول اور جھنکار کی مثل آواز سنائی دی جاتی ہے اور اسم جلالت (اللہ) ادا نہیں ہوتا اس پر مستزاد (اضافہ) ہے کہ چھن چھن، ڈچک ڈچک یا اس کے مشابہ کچھ آوازیں صاف سنائی دیتی ہیں جو کہ شرعاً ممنوع ہے۔

لہٰذا آپ کی خدمت میں عالم اسلام کے جید مفتیان کرام کے فتاوے پیش کیے جا رہے ہیں جنہیں پڑھ کر یہ بات با آسانی سمجھ میں آ جائے گی کہ ذکر کے ساتھ نعت شریف پڑھنا یا سننا جائز ہے یا نہیں؟

کیا ذکر کے ساتھ نعت خوانی جائز ہے ؟؟؟

مفتی اختر رضا خان صاحب (جانشین حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ)

آج کل ایک مخصوص قسم کے ذکر کا رواج عام ہو رہا ہے۔ جس میں حلق سے ایک مخصوص آواز جو مشابہ دف ہے، صاف سنی جاتی ہے بلکہ بیان کرنے والوں نے یہ بات بھی بیان کی ہے کہ مائیک کو دونوں ہونٹوں کے درمیان یا بالکل قریب کر کے اس طرح ذکر کرتے ہیں کہ

مزامیر کے مثل آواز پیدا ہوتی ہے، بارہا کیسٹ سنے گئے اور دف جیسی آواز صاف سنائی دی بلکہ بعض مروّجہ طریقوں میں یہ صاف آشکار (واضح) ہے کہ محض ایک آواز مشابہ دف مسموع ہوتی ہے اور اسم جلالت ''اللہ'' ادا نہیں ہوتا اس پر یہ مستزاد (اضافہ) ہے کہ چھن چھن یا اس کے مشابہ آوازیں صاف سنائی دیتی ہیں۔ ان امور سے صاف ظاہر ہے کہ یہ لوگ بتکلف ایسی آوازیں جو مشابہ ساز و مماثل دف ہوں، نکالتے ہیں۔ کسی مباح شعر میں ان آوازوں کی اجازت نہیں ہوسکتی کہ مزامیر شرعاً ممنوع ہیں اور اس طرح وہ آوازیں جو مشابہ مزامیر ہوں ان کا بھی وہی حکم ہے یعنی حرام، حرام اور حرام۔

(2 صفر المظفر 1427ھ بمطابق 3 مارچ 2006 جمعۃ المبارک)

علامہ سیّد آلِ رسول حسنین میاں برکاتی نظمی مارہروی (سجادہ نشین خانقاہ عالیہ نوریہ امیریہ مارہرہ مطہرہ)

آج کل نعت خوانی کی محفلوں میں جس انداز سے نعتیں پڑھی جارہی ہیں انہیں نہ ذکر جہری کہا جاسکتا ہے نہ ذکر خفی۔ پاکستانی نعت خواں حضرات نے تو نعت کے آداب ہی اُٹھا دیئے ہیں، اب ان کی نعت خوانی شور و غوغا بن کر رہ گئی ہے۔ تین چار لوگوں کو ایک الگ مائیک پر بٹھا دیا جاتا ہے اور وہ اسمِ ذات یا کلمہ کی تکرار شروع کردیتے ہیں، ساتھ ہی ساتھ سینے سے اس طرح کی آوازیں بھی نکالتے ہیں جو ٹھیکے والے سازوں کا تاثر پیش کرتی ہیں۔ لگتا ہے جیسے ڈھول یا دف بج رہی ہو لہٰذا اس بات میں کسی شک و شبہ کی گنجائش نہیں ہے کہ نعت خوانی کے بیک گراؤنڈ میں اللہ کے ذکر کو ساؤنڈ افیکیٹ کے طور پر استعمال کرنا شرعی طور پر ناجائز ہے اور جب اس طرح سے نعت پڑھنا ناجائز ہے تو اسے سننے کے بارے میں بھی یہی حکم ہوگا۔ (15 صفر المظفر 1427ھ، 16 مارچ 2006ء)

مفتی تحسین رضا خان صاحب (شیخ الحدیث جامعہ نوریہ رضویہ، باقر گنج بریلی شریف)

ایسی آوازیں منہ سے نکالنا جس سے موسیقی کا دھوکہ ہو یا لوگ اسے موسیقی سمجھ کر موسیقی کا

لطف اُٹھائیں، لہوولعب میں شامل ہے اور ہر لعب حرام ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

محدث کبیر مفتی ضیاء المصطفیٰ اعظمی صاحب

نعت ومنقبت اور قصیدہ خوانی میں دف بجانا سوءِ ادب (ادب کے خلاف) اور مکروہ وممنوع ہے، اس طرح ایسی آواز منہ سے بنانا اور نکالنا جس سے محسوس ہو کہ دف یا دیگر آلات موسیقی بجائے جارہے ہیں۔ ممنوع وناروا (ناجائز) اور بے ادبی ہے، لہولعب کی آوازیں منہ سے نکالنا فاسقوں کا طریقہ ہے۔ نعت شریف میں اور خاص اسم جلالت "اللہ" کے ساتھ انداز صوت مزامیر (آواز مزامیر) اختیار کرنے میں نوع اہانت بھی ہے۔ اس لئے اس کا عدم جواز شدید ہے اگرچہ نیت خیر ہو۔ فالجواب صحیح وھو اللہ تعالیٰ اعلم۔ (فقیر ضیاء المصطفیٰ محدث کبیر)

مفتی قاضی شہید عالم رضوی صاحب (جامعہ نوریہ رضویہ باقر گنج، بریلی شریف)

دف کی آواز منہ یا کسی اور طریقہ سے بالقصد بنانا بھی مردوں کے لئے مطلقاً مکروہ ہے۔ ذکر ونعت شریف میں اس کی کراہت اور اشد ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مفتی محمد ایوب مظہر صاحب (دارالعلوم وارثیہ، گومتی نگر، لکھنؤ)

احتراز لازمی ہے خصوصاً اسم جلالت، اسم رسالت یا کلمہ شریف یا ذکر اس طرح کرنا کہ آلہ موسیقی بجائے جانے کا شبہ ہو سخت ممنوع وناجائز ہے۔

مفتی عبدالعزیز حنفی صاحب (دارالعلوم امجدیہ کراچی)

اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ اپنی تصنیف "الکشف شافیا" میں تحریر فرماتے ہیں کہ (یعنی) ہر عقل مند جانتا ہے کہ اس میں کسی خاص قسم کے آلہ سے آواز پیدا ہوگی وہ اس کے رنگ میں رنگ جائے گا (مشابہ ہوجائے گی) معلوم ہونا چاہیے کہ موسیقی شریعت میں ناجائز ہے یوں ہی ہر وہ طریقہ جس سے موسیقی پیدا ہوتی ہو وہ بھی شرعاً ناجائز ہے۔ صورت مسئولہ میں نعت

شریف کے بیک گراؤنڈ میں اس طریقے پر ذکر اللہ کی تکرار کرنا جس سے سننے والے کو موسیقی معلوم ہو یا موسیقی کے ساتھ مشابہت ہو جائز نہیں، نعت خواں حضرات اور سامعین کو اس سے گریز کرنا چاہیے تاکہ نعت شریف اور ذکر اللہ کا تقدس برقرار رہے۔

مفتی ابوالانوار ندیم اقبال سعیدی (دارالافتاء دارالعلوم امجدیہ کراچی)

آج کل نعت خوانی کا جو طریقہ مروّج (رواج) ہے کہ ایک شخص نعت پڑھتا ہے اور دوسرا ذکر کرتا ہے جس سے میوزک کی سی آواز پیدا ہوتی ہے شرعاً پسندیدہ طریقہ نہیں ہے۔ یہ بھی ایک ناپسندیدہ عمل ہے نعت خوانی جو کہ ایک نیک اور اچھا عمل ہے اور اصلاح کا سبب ہے۔ اس میں اس قسم کی لغویات کو شامل کر کے اسے بدمزہ اور مشکوک نہ بنایا جائے جس سے خود شائقین میں اختلاف پیدا ہو لہٰذا نعت خوانی اور ذکر کو علیحدہ کیا جائے اور مذکورہ طریقے سے اجتناب واحتراز (پرہیز) کیا جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

مفتی ابوحماد احمد میاں برکاتی صاحب (مہتمم ورئیس دارالافتاء احسن البرکات حیدرآباد سندھ)

آج کل نعت خواں اس طرح ذکر کرتے ہیں کہ جس کی آواز مشابہ دف مسموع ہوتی ہے اور اسم جلالت ”اللہ“ ادا نہیں ہوتا۔ اس پر مستزاد (اضافہ) ہے کہ چھن چھن یا اس کے مشابہ آوازیں صاف سنائی دیتی ہیں۔ ان امور سے صاف ظاہر ہے کہ یہ لوگ بتکلف ایسی آوازیں جو مشابہ ساز (باجا) و مماثل دف ہوں، نکالتے ہیں جو کہ سخت ممنوع ہے۔ میں نے کئی نعت خوانوں کو اس کے متعلق سمجھایا بھی ہے اور روکا بھی ہے۔

مفتی محمد ابراہیم صاحب (مہتمم دارالعلوم غوثیہ رضویہ سکھر سندھ)

آج کل جس طرح نعت خوانی میں ذکر کے ساتھ نعت پڑھنے کا رواج عام ہو رہا ہے، جس میں ذکر کی آواز ڈھول کی مانند سنائی دی جاتی ہے جو کہ سخت ممنوع ہے۔ میں جن جن جلسوں میں تقاریر کرنے جاتا ہوں وہاں نعت خوانوں کو ذکر کے ساتھ نعت پڑھنے سے روکتا ہوں۔

حال ہی میں سکھر سندھ میں منعقدہ عظیم الشان محفلِ نعت کے جلسے میں میری صدارت تھی، وہاں بھی میں نے اس صورت میں صدارت قبول کی کہ جلسے میں ذکر کے ساتھ نعت خوانی سے پرہیز کیا جائے گا ورنہ میں نہیں آؤں گا۔

مفتیانِ کرام اور علماءِ کرام کو چاہیے کہ وہ نعت خوانوں کو روکیں تاکہ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ثناء خوانی صحیح معنوں میں ہو۔

امیر دعوتِ اسلامی مولانا الیاس قادری صاحب

کچھ عرصہ سے ایک تبدیلی دیکھنے میں آرہی ہے اور وہ یہ کہ مخصوص ٹیکنیک کے ساتھ بمع ذکر اللہ ایکو ساؤنڈ پر کچھ اس طرح نعت خوانی کی جارہی ہے بلکہ جس کی نعت خوانی کی طرف توجہ نہ ہو اور وہ اگر صرف سرسری طور پر ذکر والی نعت شریف کی آواز سنے تو شاید یہی سمجھے (معاذ اللہ) گانا بج رہا ہے۔ یہ بات عاشقانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ثناء خوانی کو محض پڑھنے والے کے انداز کے سبب کوئی فلمی گیت سمجھ بیٹھے۔

مروّجہ (رواج) ذکر والی نعت خوانی کے جواز وعدم جواز میں علمائے اہلسنّت کا اختلاف چل رہا ہے بعض مباح (جائز) کہہ رہے ہیں اور بعض ناجائز وحرام، جب کبھی ایسی صورت پیدا ہو تو عافیت اجتناب (یعنی بچنے) ہی میں پیدا ہوا کرتی ہے۔

میرا حسنِ ظن ہے کہ ہر سنی نعت خواں میرے آقا اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کا چاہنے والا ہے اور حسنِ اتفاق سے ذکر کے ساتھ نعت پڑھنے والوں کی غالب اکثریت اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ ہی کے سلسلے میں بیعت بھی ہے اور سعادت مند مریدوں کے لئے اپنے مرشد کا ایک ہی اشارہ کافی ہے مگر ہمارے پیر ومرشد سرکارِ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کا ایک اشارہ نہیں، متعدد ارشادات مل چکے ہیں جن کی روشنی میں ذکر والی نعت خوانی کا ترک ضروری ہوگیا کہ اس کی وجہ سے نہ صرف فتنے کا امکان بلکہ فتنہ واقع بھی ہو چکا۔ امت کی خیر خواہی کے جذبے کے

تحت میری تمام نعت خوانوں سے ہاتھ جوڑ کر، پاؤں پکڑ کر مدنی التجا ہے کہ کوئی بھی نعت خواں اسلامی بھائی آئندہ ذکر والی نعت شریف کی ترکیب نہ بنائے بالغرض کوئی نعت خواں ایسا نکل بھی آئے جو میرے اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کے فرمودات اور فتاویٰ رضویہ کے بیان کردہ جزئیات سے عدم اتفاق کے سبب یا پھر اپنے نفس کے ہاتھوں مجبور ہو کر ذکر والی نعت خوانی سے باز نہ آئے تب بھی دیگر نعت خواں اسلامی بھائی اس کی ریس نہ فرمائیں، اس سے اُنہیں بھی نہیں اور اس کی دل آزاری سے بھی باز رہیں۔ جن اسلامی بھائیوں کے گھروں میں سماعت کے لئے یا دکانوں میں تجارت کے لئے ذکر والی نعتوں کی کیسٹیں ہیں، ان سے بھی مدنی التجا ہے کہ تھوڑا سا مالی خسارہ برداشت کرتے ہوئے ان میں سادہ نعتیں یا بیانات ڈب کروالیں اور فتنہ و فساد کا دروازہ بند کروانے میں میری امداد فرمائیں۔

ایک اہم بات

آج کل مختلف ٹی وی چینلز پر گلوگاروں نے بھی نعتیں پڑھنا شروع کردی ہیں، وہ نعت شریف ایسے پڑھتے ہیں جیسے گانا گا رہے ہیں خصوصاً عامر لیاقت حسین، جنید جمشید، نجم شیراز اور ان جیسے لوگوں نے نعت شریف کو مذاق بنا کر رکھ دیا ہے۔ اپنی نعتوں کے پس پردہ میوزک استعمال کرتے ہیں، نام نہاد دف کے نام پر میوزک شامل ہوتا ہے جو کہ سخت حرام ،حرام اور حرام ہے۔ یہ لوگ اس طرح نعت پڑھ کر سمجھتے ہیں کہ ہم دین کی بڑی خدمت کر رہے ہیں حالانکہ یہ فعل حرام کے مرتکب ہیں۔ ان کی میوزک والی نعتیں بھی نہ سنی جائیں کیونکہ جس طرح پڑھنا حرام ہے اسی طرح سننا بھی حرام ہے۔

وہ مفتیان کرام اور علماءِ کرام جو ان تمام فتووں کی تائید کر چکے ہیں:

- مفتی قاضی عبدالرحیم صاحب (ہندوستان)
- مفتی محمد ناظم علی بارہ بنکوی صاحب (ہندوستان)

- مفتی محمد کمال صاحب (ہندوستان)
- مفتی محمد یونس صاحب (ہندوستان)
- مفتی عبدالرحیم نشتر فاروقی صاحب (ہندوستان)
- مفتی خواجہ مظفر حسین صاحب (ہندوستان)
- مفتی محمد مظفر حسین رضوی صاحب (ہندوستان)
- مفتی محبوب رضا روشن القادری صاحب (ہندوستان)
- مفتی عبدالعلیم اشرف جائسی صاحب (ہندوستان)
- مفتی محمد بلال رضوی صاحب (ہندوستان)
- حضرت علامہ مولانا اسماعیل جانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (ہندوستان)
- حضرت علامہ سراج اظہر نوری صاحب (ہندوستان)
- حضرت علامہ مولانا منصور علی خان (ہندوستان)
- مفتی ابوداؤد محمد صادق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (پاکستان)
- مفتی حسان رضا قادری صاحب (پاکستان)
- مفتی منیب الرحمٰن صاحب (پاکستان)
- مفتی محمد اکمل عطا قادری صاحب (پاکستان)
- مفتی ابوالفضل نعمان شیراز القادری صاحب (پاکستان)
- مفتی محمد الیاس اشرفی صاحب (پاکستان)
- علامہ سیّد عبدالوہاب اکرم قادری صاحب (پاکستان)
- حضرت علامہ سیّد شاہ تراب الحق قادری صاحب (پاکستان)
- حضرت علامہ سیّد شاہ عبدالحق قادری صاحب (پاکستان)
- حضرت علامہ کوکب نورانی صاحب (پاکستان)
- حضرت علامہ مولانا آصف اشرف جلالی صاحب (پاکستان)

❁ حضرت مولانا محمد الیاس قادری صاحب (پاکستان)

محترم حضرات! آپ نے عالمِ اسلام کے جید مفتیانِ کرام اور علماءِ کرام کے تاثرات پڑھے جس سے یہ بات واضح ہوگئی کہ ہمارے نعت خوانوں کو اس فعلِ حرام سے بچنا چاہیے کیونکہ ان تمام اکابرینِ اہلسنّت کا یہ متفقہ فیصلہ ہے لہٰذا اب ہمیں اپنی انا کو پس پشت ڈال کر اپنا سر تسلیم خم کر لینا چاہیے۔

معلوم ہوا کہ موجودہ مروّجہ (رواج) ذکر کے ساتھ نعت پڑھنا حرام ہے۔ موجودہ مروّجہ (رواج) کے ساتھ نعت خوانی کی کیسٹ / سی ڈی فروخت بھی حرام ہے۔ موجودہ مروّجہ ذکر کے ساتھ نعت خوانی کی کیسٹ / سی ڈی خریدنا بھی حرام ہے۔

آیئے عہد کریں

سب سے پہلے محفلِ نعت کا انعقاد کروانے والی تنظیمیں، کمیٹیاں اور ان کے ذمہ دار عہد کریں کہ آئندہ اس طرح محفلِ نعت میں مروّجہ (رواج) ذکر نعت خوانوں کو نہیں کرنے دیں گے، بغیر ذکر والی نعتیں پڑھوائیں گے اور سنیں گے۔ اگر کوئی نعت خواں نہیں مانتا تو اسے اپنی محفل میں نہیں بلائیں گے۔

عوام یہ عہد کریں کہ ہم ایسی محافل میں شرکت نہیں کریں گے نہ ان نعت خوانوں کی کیسٹیں / سی ڈیز خریدیں گے اور نہ ان کی کیسٹیں / سی ڈیز فروخت کریں گے۔ ان شاء اللہ

نعت خوانوں کا غیر مناسب رویہ و اخلاقیات

نعت خواں جن کی پہچان اور حوالہ سرورِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ثناء خوانی ہے انہی آقا کریم تاجدارِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ پاک ہے کہ قیامت کے دن تم میں میرے سب سے زیادہ قریب وہ ہوگا جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں گے۔

مگر افسوس، صد افسوس کہ فی زمانہ نعت خوانوں سے بات کرنے، ان کو مشورہ دینے اور ان

کی اصلاح کرنے سے پہلے ہمیں کئی مرتبہ سوچنا پڑتا ہے، نہ جانے کیا جواب ملے؟ کہیں نعت خواں کا جواب ہماری بے عزتی کا سبب نہ بن جائے۔ ایک نعت خواں کو کسی عالم نے سمجھایا تو جواباً نعت خواں کہنے لگے آپ ہماری شہرت سے جلتے ہیں۔ ایک نعت خواں کو ایک مرتبہ فقیر نے بہت دھیمی آواز میں اسٹیج پر فقط اتنا کہا کہ وقت مختصر ہے خیال رکھئے گا۔ بس یہ کہنا تھا کہ نعت خواں نے بلند آواز سے اتنا شور مچایا کہ اسٹیج کے نیچے تک اس کی آواز پہنچی، لوگ یہ سمجھے کہ جھگڑا ہو گیا ہے۔

صوفیاء نے اتنی پیاری بات کہی کہ اگر مبلغ کسی کی اصلاح کرنے سے اپنے دل میں بے عزتی کا خوف محسوس کرنے لگے تو یہ سامنے والے کے لئے ہلاکت ہے۔ ہمارا کردار تو اس قدر بلند ہونا چاہیے کہ ہم اپنی ذات سے اپنے کردار سے اپنے اعلیٰ اخلاق سے عوام کو متاثر کر کے ان کو دین دار بنائیں، نعت خوانی کو تبلیغ کا ذریعہ بنائیں، اس کے ذریعے نوجوانوں کو نمازی بنائیں، ان کی اصلاح کریں مگر آج کل معاملہ اس کے بالکل برعکس ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اعلیٰ کردار اور جذبہ نصیب فرمائے۔ آمین

فی زمانہ چند نعت خوانوں کو چھوڑ کر سب کے سب اتنے بڑے آدمی ہو گئے ہیں کہ ان سے گفتگو کرنے کے بعد لوگ یہ کہتے ہیں کہ ملاقات سے قبل ہمارے دل میں ان کی بڑی عزت تھی مگر اب عزت ختم ہو گئی ہے، بس زیادہ نہیں لکھوں گا آپ اشارے میں سمجھ جائیں۔

تصاویر سے مزین سی ڈیز اور اشتہارات

عرصہ دراز سے محفلِ نعت کی آڈیو، ویڈیو کیسٹوں، ویڈیو سی ڈیز اور اشتہارات پر کعبۃ اللہ شریف اور مسجد نبوی شریف کی تصاویر شائع ہوتی تھیں مگر اب کعبۃ اللہ، مسجد نبوی اور مقدس مقامات کی تصاویر کی جگہ نعت خوانوں کی بڑی بڑی تصاویر شائع ہوتی ہیں۔ تصاویر اس انداز سے شائع ہوتی ہیں جیسے ماڈلنگ ہو رہی ہے۔

یہ کام صرف اور صرف اپنا مذاق بنانے کے سوا کچھ بھی نہیں ہے، نہ اس سے تبلیغ دین کا کوئی پہلو نکلتا ہے اور نہ ہی مسلک کو فائدہ پہنچتا ہے بلکہ عوام ان چیزوں کا مذاق اُڑاتی ہے۔ نعت خواں حضرات محفل کی تاریخ دیتے وقت ان محافل کا انعقاد کرنے والی انتظامیہ کو سمجھائیں کہ وہ تصاویر والے اشتہارات شائع نہ کریں، صرف نعت خواں ہی نہیں بلکہ علماءِ کرام کی بھی تصاویر والے اشتہارات شائع نہ کئے جائیں کیونکہ اس سے مذہبی فائدہ بالکل نہیں ہوتا۔ اگر نعت خواں انتظامیہ کو سمجھا کر تصاویر شائع کروانے سے روکیں تو ضرور ان کی بات نہیں ٹالیں گے کیونکہ انتظامیہ نعت خوانوں کی محتاج ہے، نعت خواں ان کے محتاج نہیں۔

مگر افسوس کہ یہ جذبہ ہمارے نعت خوانوں میں نہیں ہے۔ معلومات کے مطابق نعت خواں خود اپنی تصاویر کے البم سے ڈھونڈ ڈھونڈ کر اچھی طرح تصاویر نکال کر انہیں پیش کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اس تصویر کو لگا نا مت بھولئے گا، ایسے حضرات خود اپنے اخلاص پر غور کرلیں۔

اللہ تعالیٰ ایسے نعت خوانوں کو عقلِ سلیم اور قلبِ فہیم عطا فرمائے۔ آمین

نقیب کیسا ہونا چاهیے؟؟؟

کسی بھی تقریب کی کمپیئرنگ کرنے والے کو نقیب کہتے ہیں۔ محفلِ نعت میں آدھا وقت نقیب لے جاتے ہیں جو کہ اکثر اہلِ علم نہیں ہوتے اس لئے مائیک ہاتھ میں آتے ہی خلافِ شرع اور بڑھا چڑھا کر اشعار بڑے زور و شور سے پڑھتے ہیں اور اگر عوام دادِ تحسین نہ دے تو سخت ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے نہ جانے کیا کیا کلمات کہتے ہیں۔

بعض محافلوں میں ایسے نقیب مائیک سنبھالے ہوتے ہیں جن کے اشعار سن کر ڈر لگتا ہے کہ کہیں ہمارے ایمان کو سخت نقصان نہ پہنچے جیسا کہ میں نے پہلے عرض کیا کہ محفل میں آدھا وقت نقیب لے جاتے ہیں، اس لئے نقیب کا صاحبِ علم ہونا بہت ضروری ہے۔ اس نے جو

اشعار پڑھنے ہیں پہلے کسی مفتی یا مستند عالم دین کو سنا دے وہ جن اشعار کی اجازت دیں، صرف وہ اشعار پڑھے جائیں اور ساتھ ساتھ عقائد اہلسنّت پر احادیث بھی حوالے کے ساتھ بیان کریں۔

اگر ہر نقیب شور شرابہ مچانے کے بجائے احسن انداز میں علمائے اہلسنّت کے نعتیہ اشعار پڑھے تو محفل کا حقیقی مقصد حاصل ہو جائے گا۔ اس سلسلے میں انتظامیہ بھی ذرا محنت کر کے علم رکھنے والے نقیب کو مدعو کرے تا کہ کوئی خلافِ شرع بات نہ ہو اور کسی کو بھی انگلی اُٹھانے کا موقع نہ ملے۔

علماء سے دوری

محفلِ نعت چار، پانچ گھنٹے تک جاری رہتی ہے مگر پیغام نہیں دیا جاتا۔ اس بات میں کوئی شک نہیں کہ محفلِ نعت روح کی غذا ہے مگر اس غذا کو برقرار رکھنے کا ذریعہ علماءِ کرام کے بیانات ہیں۔ اوّل تو بہت کم محافلوں میں علماءِ کرام کے بیانات رکھے جاتے ہیں اور جہاں رکھے جاتے ہیں وہاں عالَم یہ ہوتا ہے کہ علماء کرام کو بٹھا کر رکھا جاتا ہے اور ثناء خوانوں کو خوب موقع دیا جاتا ہے۔ آخر میں انتظامیہ درخواست کرتی ہے کہ علامہ صاحب! محفل عروج پر ہے۔ اگر آپ مختصر بیان فرما دیں تو.....

یہ ہمارا حال ہے، ہم علماء سے دور ہو گئے۔ تھوڑی دیر کے لئے ہم ذرا سوچیں کہ نعت شریف کیا ہے، نعت کی فضیلت کیا ہے، نعت سب سے پہلے کس صحابی نے لکھی اور پڑھی، نعت پڑھنا کہاں سے ثابت ہے، یہ سب ہمیں کس نے بتایا؟ تو جواب یہی آئے گا کہ علماء کرام نے بتایا۔

آج ان علماء سے اتنی دوری کہ نعت خوانوں کو ان کی مرضی کے مطابق وقت دیا جائے اور وہ نعت خواں انتظامیہ سے یہ کہہ کر کہ ہمیں دوسری جگہ جانا ہے اور ابھی پڑھے اور لفافہ لے کر

روانہ ہوتا ہے مگر اس عالم دین کو گھنٹوں بٹھا کر رکھا جائے کیا یہ زیادتی نہیں؟

ہو سکتا ہے کہ کوئی یہ کہے کہ ہم تو علماء کو ٹائم دے دیتے ہیں جیسے ہی وہ آتے ہیں انہیں مائیک دے دیا جاتا ہے اور وہ اپنی مرضی کے مطابق بیان کرتے ہیں۔ میرے بھائی یہ رویہ آپ کا مشہور اور سخت علماء کرام کے ساتھ ہوتا ہے کیونکہ وہ آپ کو منہ پر سنا دیتے ہیں۔ اس کے برعکس نئے علماء کرام کے ساتھ انتظامیہ کا سلوک کسی سے ڈھکا چھپا نہیں ہے۔ کیا یہ علماء سے دوری نہیں؟؟؟

لاکھوں روپے کا صحیح مصرف

نعت خوانی کی محافل یا مدارس ولٹریچر

نعت خوانی کی محافلیں اہلسنّت و جماعت کا شعار ہیں، یہ سلسلہ جاری و ساری رہنا چاہیے بلکہ اس جدید دور میں ہمیں اپنے مسلک کا پیغام پہنچانے، علم کی طرف لانے اور مال داروں کو مدارس اور لٹریچر پر اپنا مال خرچ کرنے کا ذہن بنانے اور نوجوانوں کی ذہن سازی کا ذریعہ ان محافلوں کو بنانا چاہیے کیونکہ اس وقت ہمارے مدارس وسائل نہ ہونے کی وجہ سے پسماندہ ہیں، لٹریچر کی اشد ضرورت ہے مگر وسائل نہ ہونے کی وجہ سے لٹریچر کا فقدان ہے۔

اگر محافلوں پر خرچ ہونے والا لاکھوں روپیہ جو کہ نعت خوانوں، نقیبوں اور لنگر پر خرچ ہوتا ہے یہ روپیہ مختصر طور پر ان پر خرچ ہونے کے بعد بقیہ رقم مدارس اور لٹریچر پر خرچ کر دی جائے تو اس سے ہمارے مدارس، اداروں اور ترویج و اشاعت کو تقویت ملے گی۔ اس سلسلے میں سب سے پہلے محفل کا انعقاد کرنے والی انتظامیہ کا ذہن نرمی اور حکمت کے ساتھ بنایا جائے۔ اس معاملہ میں نعت خواں اپنے نفس پر چھری چلا کر انتظامیہ کا ذہن بنائیں کیونکہ انتظامیہ ان سے متاثر ہوتی ہے وہ ضرور ان کی باتوں پر غور و فکر کر کے عمل کرے گی۔

دوسرے مرحلے میں نعت خواں اور مہمان علماء دورانِ محفل حکمتِ عملی سے اپنے بیان کے ذریعے عوام کی ذہن سازی کریں، علم دین کی اہمیت، لٹریچر کی افادیت عوام کے ذہنوں میں

بٹھائیں تاکہ محفلِ نعت کا مقصد پورا ہو جائے اور عوامِ اہلسنّت جب ان محفلوں سے اُٹھیں تو اپنے اندر بیداری محسوس کریں اور دین کی خدمت کا جذبہ لے کر اُٹھیں۔

عوامِ اہلسنّت محافل سے دور کیوں؟؟؟

اس کی یوں تو کئی وجوہات ہیں مگر بنیادی دو وجوہات ہیں۔ پہلی وجہ یہ ہے کہ ہمارے نعت خواں حضرات کا رویہ، ان کی ڈیمانڈیں، نعت پڑھتے ہوئے شور مچانا، عوام سے بار بار دادِ تحسین مانگنا، یہ کہنا کہ ہاتھ اُٹھا کر بولو، ہاتھ لہرا کر بولو، جو عاشقِ رسول ہے صرف وہ بولے، ایسی حرکتوں کا پڑھے لکھے طبقے پر اچھا اثر نہیں پڑتا۔

دوسری وجہ یہ ہے کہ وقت کی پابندی نہیں ہوتی۔ جب دل چاہتا ہے محفل شروع کی جاتی ہے اور اختتام کا کوئی وقت نہیں ہوتا۔ اہلِ محبت دس بجے سے آکر بیٹھے ہوتے ہیں مگر وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ان کی ہمت جواب دے جاتی ہے۔ جب محفل طویل ہوتی چلی جاتی ہے تو وہ اُٹھ کر چلے جاتے ہیں۔ عوامِ اہلسنّت کی ان محافل سے دوری وقت کی پابندی کا نہ ہونا ہے۔ پڑھے لکھے نوجوان بھی ان محافل میں شرکت نہیں کرتے کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ ہر کام میں وقت کی پابندی ضروری ہے اور ان محافل میں وقت کا خیال نہیں رکھا جاتا، اس لئے وہ شرکت نہیں کرتے۔

ضرورت اس امر کی ہے کہ درجنوں ثناء خوانوں کو مدعو کرنے کے بجائے دو یا تین نعت خواں بلائیں، تلاوت سے محفل کا آغاز کریں، بہترین قاری مدعو کریں۔ اس کے بعد دو نعت خواں پڑھیں پھر ایک عالم دین بیان کریں۔ اس کے بعد منقبت، صلوٰۃ وسلام اور دعا پر اس محفل کا دو گھنٹے میں پابندی کے ساتھ اختتام کر دیں۔

اگر ہم نے وقت کی پابندی کا خیال رکھا اور نعت خوانی کے آداب کو ملحوظ رکھا تو ہماری محفلیں عروج پر ہوں گی اور وہ وقت دنیا نے دیکھا کہ جب ہمارے ثناء خواں اخلاص و آداب کو

مدنظر رکھ کر محفلیں منعقد کرتے تھے تو لوگ دور دراز سے اس قدر جمع ہو جاتے تھے کہ انتظامیہ پریشان ہو جاتی تھی، دریاں کم پڑ جاتی تھی، لوگ دو دو گھنٹے کھڑے ہو کر محبتِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں سرشار نعت شریف سنتے تھے مگر جب آج وہ تمام چیزیں رخصت ہو گئیں تو باوجود تمام تر سہولیات کے عوامِ اہلسنّت محفلوں سے دور ہو گئی۔ ہو سکتا ہے کوئی یہ کہے کہ میڈیا کا دور ہے، لوگ گھر میں ہی سن لیتے ہوں گے، گھر بیٹھ کر اس وقت سنیں گے جب وہ سی ڈیز خریدیں گے۔ آپ سروے کر لیں خود دوکاندار آپ کو بتائیں گے کہ میاں ایک وقت تھا جب سی ڈیز ہزاروں کی تعداد میں فروخت ہوتی تھیں مگر اب وہ خریدار نہ رہے ایک نعت خواں کا البم چند سو کئی ماہ میں فروخت ہوتا ہے، اب یہ وقت آ گیا ہے۔

خواتین کا نعت پڑھنا کیسا؟؟؟

نعت خوانی اعلیٰ درجہ کی چیز ہے۔ اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی رضا کے لئے نعت شریف پڑھنا اور سننا ہر مسلمان خواہ مرد ہو یا عورت سبھی کے لئے باعثِ برکت و رحمت و سعادت ہے۔

خواتین کا نعت شریف پڑھنا جائز ہے مگر کچھ شرعی قیودات ہیں۔ سب سے پہلے یہ چیز ہے کہ خواتین نعت اور بیان میں اپنی آواز پست رکھیں، غیر مردوں تک نہ پہنچے۔ چودھویں صدی کے مجدد امامِ اہلسنّت الشاہ امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں عرض کی گئی: چند عورتیں ایک ساتھ مل کر گھر میں میلاد شریف پڑھتی ہیں اور آواز باہر تک سنائی دیتی ہے، یونہی محرم کے مہینے میں کتاب شہادت وغیرہ بھی ایک ساتھ آواز ملا کر پڑھتی ہیں یہ جائز ہے یا نہیں؟

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت الشاہ امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جواب ارشاد فرماتے ہیں

> ناجائز ہے کہ عورت کی آواز بھی عورت (یعنی چھپانے کی چیز) ہے اور عورت کی خوش الحانی کہ اجنبی سنے محلِ فتنہ ہے۔
>
> (فتاویٰ رضویہ، جلد 22، صفحہ 240)

معلوم ہوا کہ محفلِ میلاد، سوئم، چہلم اور برسی کے مواقع پر عورتیں با آواز بلند خصوصاً مائیک پر نعت شریف نہ پڑھیں اور نہ ہی بیان کریں کیونکہ اس سے عورت کی آواز باہر سنائی دیتی ہے، غیر مردوں تک پہنچتی ہے جو کہ گناہ ہے۔ لہٰذا ہماری خواتین کو احتیاط کرنی چاہیے۔ ہاں البتہ چاردیواری میں جہاں کسی غیر مرد تک آواز نہ پہنچے نعت و بیان میں حرج نہیں۔

اے مسندِ حسان کے وارثوں!!!

میری آپ سے کوئی ذاتی دشمنی نہیں ہے اور نہ ہی میرے دل میں آپ حضرات کے لئے کوئی بغض و عداوت اور حسد ہے، آپ سے میری یہ تمام عرض گزاریاں صرف اور صرف مسلکِ حق اہلسنّت کو نقصان سے بچانے اور محفلِ نعت کا اصل مقصد حاصل کرنے کے لئے ہے۔

اے جھوم جھوم کر میرے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی نعت پڑھنے والو! ہم اس وقت ہر طرح سے کمزور ہیں۔ ایک طرف بدمذہبیت ہمیں نقصان پہنچا رہی ہے تو دوسری طرف ہمارے اپنے ہی اندر پیدا ہونے والے فتنوں نے ہمیں اندر سے کھوکھلا کر دیا ہے، ایسے نازک دور میں ہمارا مسلک مزید نقصان کا متحمل نہیں ہو سکتا۔

خدارا! میری بات کو سمجھو ہم کس کس محاذ پر لڑیں گے، ہم اب اپنا کتنا دفاع کریں گے، کیا یہ بہتر نہیں ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی رضا کے لئے اپنی انانیت کو ختم کر دیں۔ دل میں جو حب جاہ، حب مال اور شہرت کا زہریلا مواد پیدا ہو رہا ہے، اس کو اپنے دل سے نکال کر فقط جلوۂ محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے اس دل کو بسا لیں اور زبان پر یہ شعر جاری ہو

آباد اسے کر دے ویراں ہے دلِ عاصی
جلوے تیرے بس جائیں آباد ہو ویرانہ

آؤ اے سرورِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ثنا خوانو! اے شمع رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے پروانو! محفلِ نعت کے اصل مقصد کے حصول کے لئے ہمارا ساتھ دو، محفلِ نعت کو تبلیغ دین کا ذریعہ بنانے کے لئے، محفلِ نعت کو مسلک کی ترویج واشاعت کا ذریعہ بنانے کے لئے، محفلِ نعت کے ذریعے انقلاب برپا کرنے کے لئے، دکھی اور پریشان عوام کو قریب لانے کے لئے، علم کی روشنی پھیلانے کے لئے اور اپنی بخشش ونجات کے لئے مل کر جدوجہد کریں۔

ہمارے مفتیانِ کرام اور علمائے کرام کو بھی چاہیے کہ وہ بھری مجلسوں اور بڑے جلسوں میں نعت خوانوں کے متعلق سخت الفاظ استعمال کرنے کے بجائے شفقت اور احسن طریقے سے ان کی اصلاح کریں تاکہ نعت خوانوں کے دلوں میں مفتیانِ کرام اور علماءِ کرام کا وقار برقرار رہے۔

ضرورت اس امر کی ہے کہ نعت خواں اپنی ذمہ داری کو احسن طریقے سے ادا کریں تاکہ پھر وہی پُرسوز اور روحانی محفلوں کا انعقاد عمل میں آئے۔ علماء کرام کی شکایات اور لوگوں کے اعتراضات کا خاتمہ ہو اور آپس میں ہم آہنگی پیدا ہوسکے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو محفلِ نعت کا صحیح مقصد سمجھنے اور اس کے آداب کو ملحوظ رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

نعتِ رسول پاکﷺ ہے نظمی کا مقصد حیات
قبر میں بھی لبوں پہ ہو سرکارﷺ کی ثناء فقط

* * *

قرآن شریف سیکھنے والے خواہش مند خواتین و حضرات رابطہ فرمائیں

مدرسۃ المصطفیٰ پاکستان

داتا اپارٹمنٹ	میزنائن فلور، داتا اپارٹمنٹ، پولیس چوکی، کھارادر، کراچی۔ صبح 8:00 بجے سے 12:30 دوپہر 2:00 بجے سے رات 9:00 بجے تک
محمدی مسجد	کاغذی بازار میٹھادر، کراچی صبح 8:00 بجے سے 12:30 دوپہر 2:00 بجے سے رات 9:00 بجے تک
نزد **کھتری مسجد**	میٹھادر اولڈ ٹاؤن، کراچی صبح 8:00 بجے سے 12:30 دوپہر 2:00 بجے سے رات 9:00 بجے تک
نزد **قاضی مسجد**	کاغذی بازار میٹھادر، کراچی صبح 8:00 بجے سے 12:30 دوپہر 2:00 بجے سے رات 9:00 بجے تک
نزد **قاضی مسجد**	(برائے خواتین) O.T 9/105 کاغذی بازار میٹھادر، کراچی صبح 8:00 بجے سے 11:00 دوپہر 2:00 بجے سے شام 5:00 بجے تک
نزد **داتا اپارٹمنٹ**	(برائے خواتین) نرگس بیکری کے قریب، پولیس چوکی، کھارادر، کراچی دوپہر 2:00 بجے سے شام 5:00 بجے تک
لی مارکیٹ	ٹانگہ اسٹینڈ نزد ڈاکٹر حنیف کلینک صبح 8:00 بجے سے 12:30 دوپہر 2:00 بجے سے رات 9:00 بجے تک
نزد **بادامی مسجد**	گوگلی، میٹھادر کراچی صبح 8:00 بجے سے 12:30 دوپہر 2:00 بجے سے رات 9:00 بجے تک

منجانب: مدرسۃ المصطفیٰ پاکستان زیرِ انتظام: تحریک اتحادِ اہلسنّت پاکستان

پتہ: میزنائن فلور، داتا اپارٹمنٹ، پولیس چوکی کھارادر، کراچی

موبائل نمبرز: 0333-2316556,0333-3522403,03132162433

پیغامِ اعلیٰ حضرت

امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

پیارے بھائیوں تم سب مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بھولی بھالی بھیڑیں ہو، بھیڑیے تمہارے چاروں طرف ہیں، یہ چاہتے ہیں کہ تمہیں بہکادیں، تمہیں فتنے میں ڈال دیں، تمہیں اپنے ساتھ جہنم میں لے جائیں، ان سے بچو اور دور بھاگو۔ دیوبند ہوئے، رافضی ہوئے، نیچری ہوئے، چکڑالوی ہوئے، غرض کتنے ہی فتنے ہوئے اور ان سب سے نئے گاندھوی ہوئے جنہوں نے ان سب کو اپنے اندر لے لیا۔ یہ سب بھیڑیے ہیں تمہارے ایمان کی تاک میں ہیں ان کے حملوں سے اپنا ایمان بچاؤ۔ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم رب العزت جل جلالہ کے نور ہیں، حضور سے صحابہ روشن ہوئے، ان سے تابعین روشن ہوئے، تابعین سے تبع تابعین روشن ہوئے، ان سے ائمہ مجتہدین روشن ہوئے، ان سے ہم روشن ہوئے۔ اب ہم تم سے کہتے ہیں یہ نور ہم سے لے لو ہمیں اس کی ضرورت ہے کہ تم ہم سے روشن ہو وہ نور یہ ہے کہ اللہ و رسول کی سچی محبت، ان کی تعظیم اور ان کے دوستوں کی خدمت اور ان کی تکریم اور ان کے دشمنوں سے سچی عداوت جس سے خدا اور رسول کی شان میں ادنیٰ توہین پاؤ پھر وہ تمہارا کیسا ہی پیارا کیوں نہ ہو فوراً اس سے جدا ہو جاؤ جس کو بارگاہِ رسالت میں ذرا بھی گستاخ دیکھو پھر وہ تمہارا کیسا ہی بزرگ معظم کیوں نہ ہو، اپنے اندر سے اسے دودھ کی مکھی کی طرح نکال کر پھینک دو۔

(وصایا شریف، صفحہ نمبر ۱۳ از مولانا حسنین رضا)

مدرسۃ المصطفیٰ پاکستان (کراچی)